بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کے لیے حروف نکلوانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بعض لوگ اپنے بچوں کے نام رکھنے کے لئے تاریخ پیدائش وغیرہ کے حساب سے نام کے حروف نکلواتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب

بعض لوگ اپنے بچوں کا نام رکھنے کے لیے ان کی تاریخِ پیدائش کے حساب سے نام کے حروف یا اعداد نکلواتے ہیں یعنی بچہ جس تاریخ وسال میں پیدا ہوا، اس کا حساب لگا کر نام رکھتے رکھواتے ہیں۔ یاد رہے کہ تاریخِ پیدائش کے حساب سے نام رکھنے کی شرعا کوئی فضیلت نہیں ہے، بلکہ حدیثوں میں نیک لوگوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اسی کی فضیلت ہے۔ نیز اگرچہ علمِ اعداد کے لحاظ سے نام رکھنا بزرگوں سے ثابت ہے، لیکن بزرگانِ دین اپنا اصل نام الگ رکھتے تھے اور تاریخی نام الگ رکھتے تھے اور اس تاریخی نام کا مقصد صرف اور صرف اِتنا ہوتا ہے کہ اس نام ہی سے اپنا سالِ ولادت ظاہر ہو جائے، اس کے علاوہ اس کا کوئی دوسرا مقصد و فضیلت نہیں ہے۔

لہٰذا نام رکھنے کے لیے استخارے یا اِس چیز کی ضرورت نہیں ہوتی کہ بچے یا بچی کی پیدائش کس تاریخ و دن اور کس وقت ہوئی، بلکہ شریعتِ مُطَہَّرہ نے نام رکھنے کا اصول یہ بیان کیا ہے کہ نام اچھا اور بامعنی ہونا چاہیے۔ اولاد کا حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھا جائے اور اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ بچوں کے نام بزرگ اور نیک ہستیوں کی نسبت سے اور ان کے ناموں پر رکھے جائیں۔ نیز بیٹے کے لیے بہتر یہ ہے کہ اولاً صرف "محمد" نام رکھیں، کیونکہ احادیثِ کریمہ میں "محمد" نام رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا "محمد" نام رکھنے کی ہے اور پھر پکارنے کے لیے انبیائے کِرام علیہم السلام یا صحابہ و اولیا رضی اللہ عنہم کے ناموں کی نسبت سے کوئی نام رکھ لینا چاہیے، جبکہ بچیوں کے نام نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ، نانیوں، دادیوں یا ازواجِ مطہَّرات یعنی پاک بیبیوں یا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیاری بیٹیوں یا دوسری صحابیات رضی اللہ عنھن اور صالح نیک خواتین رحمۃ اللہ علیھِن کے نام پر رکھیں کہ احادیثِ مبارکہ میں اچھے لوگوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، ان حدیثوں پر عمل ہوگا۔ نیز امید ہے کہ اچھے نام اور ان بزرگ ہستیوں کی برکت بھی اولاد کے شاملِ حال ہوگی۔

تاریخِ پیدائش کے حساب سے نام رکھنے کے متعلق کتاب "نام رکھنے کے احکام" میں ہے: "کئی لوگ تاریخ کے حساب سے نام رکھنے پر بہت زور دیتے ہیں یعنی بچہ جس تاریخ و سن میں پیدا ہوا، اس کا حساب لگا کر نام رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ علم اعداد کے لحاظ سے نام رکھنا بزرگوں سے ثابت ہے لیکن بزرگان دین اپنا تاریخی نام، اصل نام سے الگ رکھتے تھے۔ بہر حال اگر کوئی تاریخ کے حساب سے نام

رکھنا چاہے تاکہ سن ولادت بھی محفوظ ہوجائے تو رکھ سکتا ہے، لیکن اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ کسی نبی علیہ السلام، کسی صحابی یا کسی ولی کے بابرکت نام پر نام رکھیں۔" (نام رکھنے کے احکام، صفحہ 113، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

محمد نام رکھنے کی فضیلت:

"محمد" نام کی فضیلت کے متعلق حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة" ترجمہ: جس کے یہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے، تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ج 16، ص 422، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں اس حدیث کے تحت ہے: "قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن" ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس باب میں جتنی بھی احادیث وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج 6، ص 417، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

امامِ اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے، اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا اِنہیں اَسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 691، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اچھے نام رکھنے کے متعلق حدیث شریف میں حضرت ابو دَرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "انكم تدعون يوم القيامة باسماء كم واسماء اباء كم فاحسنوا اسماء كم" ترجمہ: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ج 4، ص 374، الحدیث: 4948، مطبوعہ دار احیاء التراث، بیروت)

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے: "تسموا بخيار كم" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 58، حدیث 2328، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین وبزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، حصہ 15، ج 3، ص 356، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: ناموں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" پڑھیں۔ اس میں بچوں اور بچیوں کے بہت سے اسلامی نام دیے گئے ہیں۔ اس میں سے یونیک نام بھی دیکھے جاسکتے ہیں اور وہاں سے

دیکھ کر کوئی سا بھی اچھا نام رکھا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی برانچ سے خریدی جا سکتی ہے اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ بھی کی جا سکتی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-134

تاریخ اجراء: 15 ربیع الآخر 1448ھ/28 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net